از عدالتِ عظمیٰ

کرشناکانت رگھوناتھ بیبھاونیکر

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹر اودیگران

تاریخ فیصلہ: 28 فروری، 1997

[کے راماسوامی اور سجاتاوی منوہر، جسٹس صاحبان۔]

قانون ملازمت:

مہاراشٹر دیوانی سروسز (جوائننگ ٹائم، فارن سروسز، اور معطلی کے دوران ادائیگی، برطرفی اور ہٹانا) قواعد، 1991:

قواعد 72 (3)، 72 (5) اور 72 (7)۔ معطلی کے بعد بحالی۔ نتیجہ خیز فوائد کا دعوی۔ درخواست گزار۔ ملازم پر دفعہ 409 تعزیراتِ ہند کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمے کی سماعت کے دوران اسے معطل کر دیا گیا۔ مقدمے کی سماعت بری ہونے پر ختم ہوئی۔ درخواست گزار کو ملازمت میں بحال کر دیا گیا۔ ٹریبونل کے ذریعے نتیجہ خیز فوائد کا دعوی مسترد کر دیا گیا۔ قرار پایا کہ، درخواست گزار کی معطلی کی اصل وجہ اس کا طرز عمل تھا جس کی وجہ سے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اگرچہ استغاثہ تعریف یا کافی شواہد کی کمی کی وجہ سے بری ہو سکتا ہے، لیکن تمام پچھلی اجرت وغیرہ کے ساتھ نتیجہ خیز فوائد کی منظوری وجہ کے طور پر نہیں ہو سکتی۔ ان حالات میں، درخواست گزار نتیجہ خیز فوائد کا حقدار نہیں ہو گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1868، سال 1997۔

مہاراشٹر ایڈ منسٹریٹو ٹریبونل، بمبئی کے آر پی نمبر 28، سال 1995 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے رنجیت کمار، رمیش سنگھ، مس راکھی ورما اور مس بینا گپتا۔

جواب دہندگان کے لیے ڈی ایم نرگولکر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

اپیل کنندہ پر گورنمنٹ آف انڈیا پرنٹنگ پریس میں کمپوزیٹر کے طور پر کام کرتے ہوئے، تعزیراتِ ہند کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرائم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ زیر التواء مقدمے کی سماعت کے دوران، اسے معطل کر دیا گیا اور اسے روزی روٹی ادا کی گئی۔ اس کے بری ہونے کے بعد، اپیل کنندہ کو بحال کر دیا گیا لیکن جواب دہندگان نے اسے نتیجہ خیز فوائد نہیں دیے۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ نے ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا۔ ٹریبونل نے اواے نمبر 92/40 میں 27 اپریل 1995 کے متنازعہ حکم کے ذریعے درخواست کو مسترد کر دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کے قابل وکیل، مسٹر رنجیت کمار کا دعوی ہے کہ مہاراشٹر دیوانی سروسز (شمولیت کا وقت، غیر ملکی خدمات، اور معطلی، برطرفی اور ہٹانے کے دوران ادائیگی) قواعد، 1991 (مختصر طور پر، 'قواعد') کے قاعدے 72(3) کے تحت، قواعد اپیل کنندہ پر لاگو نہیں ہوسکتے اور نہ ہی مدعا علیہان اپیل کنندہ کی معطلی کی مدت کو معطلی کی مدت کے طور پر ماننا جائز قرار دیں گے، جیسا کہ قواعد کے تحت وارنٹ نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ جب کوئی سرکاری ملازم جرائم سے بری ہو جاتا ہے تو وہ دوبارہ تقرری کا حقدار ہو گا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا وہ معطلی کی مدت کو ڈیوٹی کی مدت سمجھتے ہوئے پنشن کے فوائد سمیت تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہو گا، جیسا کہ شری رنجیت کمار نے دعوی کیا ہے؟ استغاثہ کے پیچھے قانون کی منظوری کا مقصد معاشرے اور قوانین کے خلاف جرائم کو ختم کرنا ہے جس سے سماجی نظم و ضبط اور استحکام کی بحالی کا ارادہ ہے۔ سرکاری ملازم کے خلاف قانونی کارروائی کا مقصد عوامی فرائض کی انجام دہی میں نظم و ضبط، دیانتداری، دیانتداری اور سچے طرز عمل کو برقرار رکھنا یا عوامی خدمت میں کارکردگی کو آگے بڑھانے کے لیے اس کے طرز عمل میں تبدیلی لانا ہے۔ آئین نے عوامی کارروائیوں کو مکمل اعتماد اور سہرا دیا ہے۔ سرکاری ملازم کا طرز عمل ایک کھلی کتاب ہونا چاہیے؛ بدعنوان سب کو معلوم ہو گا۔ شہرت بدنامی حاصل کرے گی۔ اگرچہ قانونی ثبوت شک سے بالاتر یا بے بنیاد جرم کو گھر لانے

کے لیے ناکافی ہو سکتے ہیں۔ بحالی کا عمل دفتر / محلے کے لوگوں میں ہلچل مچا دیتا ہے اور اخلاقیات، دیانتداری اور صحیح طرز عمل اور عوامی فرائض کی موثر کارکردگی کے انحطاط کے لیے غلط اشارے دیتا ہے۔ عوامی عقیدے کی آئینی حرکت پذیری اور عوامی کارروائیوں کو دیا جانے والا سہرا کمزور کیا جائے گا۔ سرکاری ملازم کا ہر عمل یا طرز عمل عوامی مقصد اور آئینی مقصد کو موثر بنانے کے لیے ہونا چاہیے۔ سرکاری ملازم خود کو عوام کے سامنے جوابدہ بناتا ہے۔ درخواست گزار کی معطلی اور اس کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کی اصل وجہ اس کا طرز عمل تھا جس کی وجہ سے اس پر تعزیراتِ ہند کے تحت جرائم کا مقدمہ چلایا گیا۔ اگر مبینہ طرز عمل استغاثہ کی بنیاد ہے، اگرچہ یہ تعریف یا کافی شواہد کی کمی کی وجہ سے بری ہو سکتا ہے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سرکاری ملازم پر عوامی فنڈوں کی بے ضابطگی اور ریکارڈوں کی من گھڑت کاری کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا، اگرچہ اس کا اختتام بری ہونے پر ہوا، کیا وہ اس کے نتیجے میں ہونے والے فوائد کے ساتھ بحال ہونے کا حقدار ہے؟ ہمارے خیال میں، تمام پچھلی اجرت وغیرہ کے ساتھ نتیجہ خیز فوائد کی یہ گرانٹ یقینی طور پر نہیں ہو سکتی۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ نظم وضبط کو برقرار رکھنے کے لیے نقصان دہ ہوگا اگر کسی شخص کو جائز تحفظات پر معطل کر دیا جائے تو اسے بری ہونے پر مکمل اجرت دی جائے۔ انضباطی اتھارٹی کے لیے دو کورسز کھلے ہیں، یعنی۔ یہ بد عملی کی تحقیقات کر سکتا ہے جب تک کہ خود ایک ہی طرز عمل الزام کا موضوع نہ ہو اور مقدمے کی سماعت پر بری ہونے کا فیصلہ اس مثبت نتیجے پر درج کیا گیا ہو کہ ملزم نے جرم بالکل نہیں کیا تھا؛ لیکن بری ہونے کا فائدہ شک سے نہیں ہے۔ اس پر مناسب کارروائی کی جا سکتی ہے۔ دوسری صورت میں بھی، اتھارٹی، فطری انصاف کے تادیبی پر عمل کرنے کے بعد بحالی پر، مناسب حکم جاری کر سکتی ہے جس میں معطلی کی مدت کو ڈیوٹی پر نہ ہونے کی مدت کے طور پر سمجھنا، (اور روزی روٹی وغیرہ کی ادائیگی پر) شامل ہے۔ قواعد کے قواعد 72(3)، 72(5) اور 72(7) انضباطی اتھارٹی کو صوابدیدی دیتے ہیں۔ قاعدہ 72 بھی لاگو ہوتا ہے، کیونکہ کارروائی بری ہونے کے بعد کی گئی تھی جس تاریخ تک قاعدہ نافذ تھا۔ لہذا، جب معطلی کی مدت کو مقدمے کی سماعت کے التواء میں معطلی سمجھا جاتا اور بری ہونے کے بعد بھی اسے دوبارہ ملازمت میں بحال کر دیا جاتا، تو وہ اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کا حقدار نہیں ہوتا۔ اس کے نتیجے میں، وہ نو سالانی اضافی جات کے فوائد کا حقدار نہیں ہوگا جیسا کہ اضافی بیان حلفی کے پیرا 6 میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ پنشن کے فوائد وغیرہ کی گنتی کے مقصد سے معطلی کی تاریخ سے بری ہونے کی تاریخ تک ڈیوٹی پر ہونے کا بھی حقدار نہیں ہے۔ اپیل کنندہ اضافی بیان حلفی کے پیراگراف 5 اور 6 میں مذکور کسی دوسرے نتیجہ خیز فوائد کا بھی حقدار نہیں ہے۔

ان حالات میں ہمیں نہیں لگتا کہ ٹریبونل نے کوئی غلطی کی ہے۔

اپیل کو اسی کے مطابق مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن، اس معاملے کے حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔